سوال

کئی برس سے میرے اور بیوی کے مابین جھگڑا چل رہا تھا اور میں نے شدید غصہ کی حالت میں طلاق کے الفاظ بول دیے شدید جھگڑے کی وجہ سے مجھے پتہ نہیں میں نے کیا کہا ایک مولانا صاحب نے مجھے فتوی دیا کہ اس وقت دی گئی طلاق واقع نہیں ہوئی، اور پچھلے ماہ میری بیوی نے بچہ جنم دیا اور نفاس کی حالت میں ہی ہمارا جھگڑا ہوا تو اس نے کمرہ کا دروازہ بند کرکے چابی چھپا دی تاکہ میں باہر نہ نکل سکوں اور مشکل حل کروں اس کی بنا پر مجھے اور زیادہ غصہ آیا اور میں نے جھگڑتے ہوئے اسے کہا: تم اکیلی رہنا چاہتی ہو، میرا مقصد اسے طلاق دینے کا تھا، جھگڑا اور زیادہ ہوا تو میں نے اسے کہا: تم واقعی طلاق لینا اور اکیلا رہنا چاہتی ہو؟ وہ جواب میں کہنے لگی: مجھے طلاق دے دو تاکہ میں اس آگ سے راحت میں آجاؤں جس میں زندگی بسر کر رہی ہوں لہذا میں نے اسے طلاق دے دی یہ علم میں رہے کہ میں نے چابی لینے کی کوشش کی تاکہ گھر سے باہر جا سکوں، اور میں نے اسے یہ بھی کہا کہ: نفاس کے بعد میں تمہیں طلاق دے دونگا، میرا مقصد دھمکی دینا تھا تاکہ معاملہ ٹھنڈا ہو جائے، اور میں نکل سکوں اور معاملات اپنی حالت میں آجائیں لیکن بیوی ابھی طلاق لینے پر مصر رہی، تو میں نے اسے "تجھے طلاق" کے الفاظ کہے، اور اس کے بعد ہم نے جو کچھ ہوا اس کے بارہ میں بات چیت کی، اور وہ کہنے لگی اللہ کی قسم مجھے نہیں کہ میں نے طلاق طلب کی تھی، اور نہ ہی میرا یہ مقصد تھا، میرا سوال یہ ہے کہ: کیا طلاق واقع ہو گئی ہے، اور اگر واقع ہو گئی ہے تو کیا یہ پہلی طلاق شمار ہوگی یا دوسری، اور اس کی عدت کیا ہے اور میں بیوی سے رجوع کب کر سکتا ہوں، کیونکہ ابھی وہ نفاس کی حالت میں ہے، اور ان ایام میں نفاس ختم ہونے والا ہے اور کیا میں اس کے سامنے لفظی طور پر شروط رکھ سکتا ہوں تاکہ اس سے رجوع کر سکوں اور وہ ان مشکلات کو دوبارہ پیدا نہ کرے جو پہلے بھی کرتی ہے یہ علم میں رہے کہ ایک مولانا صاحب نے طلاق واقع ہونے کا فتوی دیا ہے، اور یہ نفاس میں حرام ہے

جواب

ہر قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

مشروع طلاق یہ ہے کہ مرد بیوی کو ایسے طہر میں طلاق دے جس میں اس نے بیوی سے ہم بستری نہ کی ہو، اور اگر وہ اسے حیض یا نفاس میں طلاق دیتا ہے تو یہ طلاق بدعی کہلاتی ہے

فقہاء کرام نے طلاق بدعی میں اختلاف کیا ہے، جمہور کے ہاں یہ طلاق واقع ہو جائیگی، اور بعض فقہاء کہتے ہیں کہ طلاق واقع نہیں ہوگی؛ کیونکہ طلاق بدعی حرام ہے، اور اس لیے بھی کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے نبی جب آپ عورتوں طلاق دیں تو انہیں ان کی عدت کے آغاز میں طلاق دیں الطلاق (1).

معنی یہ ہے کہ وہ جماع کے بغیر طاہر ہوں، یہ قول اختیار کرنے والوں میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ شامل ہیں اہل میں سے ایک جماعت نے ان کے اسی قول کو اختیار کیا ہے

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا فتوی ہے:

" طلاق بدعی کی کئی ایک انواع و اقسام ہیں جن میں یہ بھی شامل ہے کہ آدمی بیوی کو حیض یا نفاس یا پھر جس طہر میں بیوی سے جماع کیا ہو طلاق دے، صحیح یہی ہے کہ یہ طلاق واقع نہیں ہوگی " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (58/20).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے مشروع کیا ہے کہ عورت کو نفاس اور حیض سے پاکی کی حالت میں اور ایسی حالت میں طلاق دی جائے جس میں بیوی سے ہم بستری نہ کی گئی ہو، تو یہ شرعی طلاق ہوگی

لیکن اگر کوئی شخص حیض یا نفاس یا پھر ایسے طہر میں طلاق دے جس میں بیوی سے ہم بستری کی ہو یہ تو طلاق بدعی کہلاتی ہے، اور صحیح قول کے مطابق یہ طلاق واقع نہیں ہوگی؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب آپ عورتوں کی طلاق دیں ت وانہیں ان کی عدت (کے آغاز) میں طلاق دیں الطلاق (1) .

معنی یہ ہے کہ وہ جماع کے بغیر پاک ہوں، اہل علم نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے یہی کہا ہے کہ وہ وہ جماع کے بغیر طہر میں ہوں، یا پھر حاملہ ہوں یہ تو عدت کے لیے طلاق ہے " انتہی

دیکھیں : فتاوی الطلاق (44).

مزید آپ فتاوی شیخ ابن باز (286/21) کا مطالعہ بھی کریں

اس بنا پر آپ نے جو طلاق دی ہے کہ عورت نفاس کی حالت میں تھی تو یہ طلاق واقع نہیں ہوئی

مزید آپ سوال نمبر (110488) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

146967